یہود و نصاریٰ

تاریخ کے آئینہ میں



مترجم
زبیر احمد سلفی

تالیف
امام ابن القیم الجوزیہ

ناشر
نعمانی کتب خانہ

یہود و نصاریٰ

تاریخ کے آئینہ میں

تالیف

امام ابن القیمؒ الجوزیہ

مترجم:
زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم:
مولانا مختار احمد ندوی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور Ph: 7321866

نام کتاب ---------------- یہود ونصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں
تالیف ---------------- امام ابن القیم الجوزیہ
مترجم ---------------- زبیر احمد سلفی
تصحیح وتقدیم ---------------- مولانا مختار احمد ندوی
ناشر ---------------- نعمانی کتب خانہ
---------------- حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
طبع ---------------- اول
پریس ---------------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

فصل

روایتوں میں امیہ بن صلت کے بارے میں مذکور ہے کہ اس نے آسمانی کتابوں میں ایک نبی کے مبعوث ہونے کی خبر پڑھی، چنانچہ وہ اس طمع میں کہ میں ہی نبی بنایا جاؤں گا، ٹاٹ کا لباس پہن کر خود عبادت کرنے لگا لوگوں سے حضرت ابراہیم اور ان کی ملت حنیفی کا تذکرہ خوب کرتا، شراب اور بت پرستی اس نے ترک کر دی اور دین کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگا۔ لیکن جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، تو اس سے لوگوں نے کہا، جس چیز کی تمہیں تلاش تھی، اور جس کی بشارت دیتے تھے وہ یہی نبی ہیں۔ تو اس کے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی کیونکہ نبی بننے کی اس کی جو دیرینہ خواہش تھی وہ پوری نہیں ہوئی تھی، چنانچہ اس نے آپ کی نبوت سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (الاعراف ۔۔ ۱۷۵)

آپ ان کے اوپر اس شخص کی خبر تلاوت کیجئے جس کو ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں، وہ آیتوں سے نکل کھڑا ہوا تو شیطان نے اس کا پیچھا کیا اور وہ گمراہ لوگوں میں سے ہو گیا۔

یہی وہ امیہ بن ابی صلت ہے جو پہلے یہ کہا کرتا تھا۔

کل دین یوم القیامة عند الله الا دین الحنیفیة زور

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن دین حنیف کے علاوہ تمام ادیان باطل ہوں گے۔

ایک اور روایت ہے کہ امیہ بن ابی صلت کو دین کی تلاش تھی۔ اور خود نبی بننے کی طمع کرتا تھا ایک مرتبہ شام کا سفر کیا، تو راستہ میں ایک کنیسہ سے اس کا گذر ہوا۔ اس کے ساتھ قریش اور غیر قریش میں سے عرب کے چند آدمی اور تھے، امیہ نے کہا کہ ذرا میرا آپ لوگ انتظار کریں مجھے اس کنیسہ میں ایک ضرورت سے

جاتا ہے۔ چنانچہ وہ کنیسہ میں داخل ہوا، پھر لوگوں کے پاس آیا وہ غمگین اور نڈھال تھا اور بے تحاشہ گر پڑا۔ لوگ اس کے پاس ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ غم کی یہ کیفیت اس سے دور ہو گئی، پھر آگے بڑھے اور اپنی ضرورتوں کو پوری کیا، جب واپس ہوئے تو اس کنیسہ سے پھر ان کا گذر ہوا، اس نے پھر کہا کہ ذرا آپ لوگ میرا انتظار کریں۔ میں اس کنیسہ میں جا رہا ہوں، چنانچہ اس کے اندر گیا اور کافی دیر سے لوٹا اس مرتبہ اس کی حالت پہلی مرتبہ سے زیادہ بری تھی۔

ابو سفیان بن حرب نے کہا کہ میں تمہاری صحبت سے تنگ آگیا ہوں، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کیونکہ مجھے اپنی آخرت کی فکر ہے۔ یہاں ایک راہب نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد چھ زلزلے آئینگے چنانچہ پانچ گذر چکے ہیں اور ایک باقی ہے میں اس امید پر نکلا تھا کہ میں نبی ہوں گا، لیکن مجھے خوف لاحق ہوا کہ میری امیدوں پر پانی نہ پھر جائے اس لئے مجھے وہ غم لاحق ہو گیا تھا جو تم لوگوں نے دیکھا، پھر لوٹتے ہوئے بھی میں نے اس سے ملاقات کی تو اس نے مجھے خبر دیا کہ وہ زلزلہ تو آچکا اور عرب کے ایک نبی کی بعثت ہو چکی۔ چنانچہ میری امید خاک میں مل گئی اور بالکل مایوس اور نڈھال ہو گیا اس لئے تم مجھے رنجیدہ اور غمگین دیکھتے ہو۔

امام زہری نے بیان کیا ہے کہ امیہ ایک سفر میں شام کی طرف نکلا، لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ امیہ نے ایک شخص کی طرف قصد کیا اور ٹیلے پر چڑھ گیا، وہاں سے ایک کنیسہ نظر آیا پھر وہ وہاں سے کنیسہ تک پہونچ گیا، وہاں اسے ایک بزرگ آدمی ملا، اس نے امیہ کو دیکھتے ہی کہا کہ تمہارا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ وہ شکل تمہارے پاس کس جانب سے نمودار ہوتی ہے امیہ نے کہا بائیں جانب سے۔ اس بزرگ آدمی نے کہا، کہ وہ کون سا لباس زیادہ پسند کرتا ہے۔ جس کو تم پہن کر اس سے ملاقات کرو، اس نے کہا، کالا لباس اس شخص نے کہا کہ امید تھی کہ تم عرب کے نبی ہو لیکن حقیقت میں نہیں ہو کیونکہ یہ جن ہے جو تمہارے پاس آتا ہے فرشتہ نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے جو نبی ہوں گے ان کے پاس فرشتہ دائیں جانب سے نمودار ہوگا۔ اور ملاقات کے وقت نبی کے لئے سفید لباس زیادہ پسند کرے گا۔

امام زہری کہتے ہیں کہ امیہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوبکر، خبر بالکل پوشیدہ ہے کیا آپ کچھ محسوس کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا نہیں خدا کی قسم۔

اس نے کہا میں نے اس کے متعلق یہ معلومات حاصل کی ہے کہ وہ اسی سال نمودار ہوگا۔

عمر بن شبعہ، خالد بن یزید سے امیہ بن ابی الصلت کا یہی قصہ بیان کرتے ہیں جس میں یہ زیادتی بھی ہے کہ امیہ جب راہب کے پاس سے نکلا تو بالکل بوجھل اور تھکا ماندا لگتا تھا، ابوسفیان نے اس سے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے کہ تم اس طرح پریشان نظر آتے ہو اس نے کہا بالکل ٹھیک ہوں مجھے ذرا بتاؤ کہ عتبہ بن ربیعہ کی عمر کتنی ہے ابوسفیان نے اس کی عمر بتا دی۔ اس نے پوچھا اچھا اس کے مال کے متعلق بتاؤ، ابوسفیان نے اس کے مال کا بھی تذکرہ کیا اس نے کہا کہ تم نے اس کو گرا دیا ابوسفیان نے کہا کہ نہیں میں نے اس کو بلند کر دیا، امیہ نے کہا کہ (جس نبی کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے) وہ نہ تو بوڑھا ہوگا اور نہ مالدار۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ راہب نے اسے ناامید کر دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ وہ پیغمبر قریش سے ہوں گے۔

ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور امیہ بن ابی صلت تجارت کے لئے ایک قافلہ میں شام کی طرف نکلے۔ جب بھی دوران سفر ہم کہیں پڑاؤ ڈالتے، تو وہ اپنے سامان سے ایک صحیفہ نکال کر ہمیں سنانے لگتا۔ ہم اس طرح سفر کے منازل طے کرتے رہے۔ یہاں تک کہ نصاریٰ کے ایک دیہات میں جا پہنچے انھوں نے امیہ کو دیکھ کر پہچان لیا، اور اس کے سامنے تحفہ پیش کیا، اور پھر وہ ان کے ساتھ ان کی عبادت گاہ میں گیا، دوپہر کے وقت واپس آیا۔ تو اس نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر پھینک دیئے۔ اور دو نئے سیاہ رنگ کے کپڑے نکال کر پہن لئے۔ پھر مجھ سے کہا اے ابوسفیان، کیا تم نصاریٰ کے ایک ایسے عالم کی ملاقات میں کوئی دلچسپی رکھتے ہو، جس پر دریافت علم ختم ہے، جو چاہو۔ اس سے پوچھو، اور ہر سوال کا تسلی بخش جواب حاصل کرو۔ ابوسفیان نے کہا مجھے تو اس کی ملاقات کا کوئی شوق نہیں ہے، وہ اکیلا چل دیا اور رات گئے واپس آیا۔ اس نے کپڑے اتار پھینکے، پھر بستر پر دراز ہو گیا، مگر خدا کی قسم نہ اسے نیند آئی اور نہ ہی اٹھا، بلکہ صبح تک کروٹیں بدلتا رہا، صبح ہوئی تو انتہائی نڈھال اور غمگین و پریشانی کی حالت میں اٹھا، نہ اس نے ہم سے کلام کیا۔ اور نہ ہی ہم نے اس سے۔ ہم نے دو رات سفر کیا، مگر اسی رنج والم میں مبتلا تھا، پھر میں نے ہی اس سے کلام کرنا شروع کیا اور کہا کہ اس امر کے مانند موجب رنج والم کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی، جس کو لے کر تو اپنے نصرانی عالم کے پاس سے واپس لوٹا ہے۔ اس نے کہا میرا سارا رنج والم صرف اپنے انجام اور اخروی ٹھکانہ کی وجہ سے ہے، میں نے اس سے کہا کہ تیرا اور کوئی ٹھکانہ اور جائے بازگشت ہے۔ اس نے کہا بخدا میں ضرور مروں گا اور مجھ سے اعمال وافعال کا حساب لیا جائے گا، میں نے اس سے کہا کیا تو میری پناہ و امان قبول کرتا ہے اس نے کہا کس بنا پر اور کس امر کی پناہ، میں نے کہا اس امر کی کہ تو مرنے کے بعد نہ تو اٹھایا جائے گا، اور نہ تجھ سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا، بخدا تم ضرور مرنے کے بعد زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے جاؤ گے۔ اور حساب کے لئے اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، پھر وہ ایک گروہ (اہل طاعت کا) جنت میں ہوگا، اور ایک گروہ (اہل معصیت کا) جہنم میں ہوگا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ پھر تو کس جماعت میں ہے۔ تجھے تیرے عالم نے کیا بتایا ہے۔ اس نے کہا

یہ بات تو اسے نہ اپنے متعلق معلوم ہے۔ اور نہ میرے متعلق معلوم ہے۔ ہم نے وہ رات اسی حالت میں گزاری، وہ ہماری جہالت پر تعجب کرتا تھا۔ اور ہم بزعم خویش اس کی خلاف عقل بات پر ہنستے رہے الغرض سفر کرتے کرتے غوطہ دمشق میں جا پہونچے، اپنا سامان بیچا اور دو ماہ وہیں قیام کیا۔ وہاں سے کوچ کیا تو پھر نصاریٰ کے ایک گاؤں میں آ رہے، جب انہوں نے امیہ کو دیکھا تو اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور ہدایا و تحائف پیش کئے، وہ بھی ان کے ساتھ معبد میں چلا گیا، حتیٰ کہ دوپہر کو واپس ہوا، اپنے دونوں سیاہ کپڑے پہن کر پھر چلا گیا۔ اور کہیں رات گئے واپس آیا۔ اس نے اپنے کپڑے اتار پھینکے۔ اور خود بھی دھڑام سے بستر پر گر پڑا۔ خدا کی قسم پھر وہ رات بھر نہیں سویا اور نہ اٹھا، صبح کو انتہائی پژمردگی اور غمگینی کی حالت میں اٹھا۔ نہ ہم سے اس نے کوئی کلام کیا اور نہ ہی ہم نے اس کو پوچھا۔ ہم نے چند راتیں سفر کیں پھر اس نے کلام کیا اور مجھ سے کہا، اے صخر (ابوسفیان) مجھے عتبہ بن ربیعہ کے متعلق بتلائیے کہ کیا وہ حرام کاموں اور ظلم و زیادتیوں سے گریز کرتا ہے۔ میں نے کہا بخدا وہ ان امور سے مجتنب ہے۔ پھر اس نے پوچھا، کیا وہ صلہ رحمی کرتا ہے اور اس کا حکم بھی دیتا ہے۔ میں نے کہا بالکل۔ اس نے دریافت کیا کہ وہ نجیب الطرفین ہے اور اپنے قبیلہ میں افضل و اعلیٰ، میں نے کہا ہاں، اس نے پھر پوچھا، قریش میں اس سے کوئی شرف و فضیلت میں بڑا ہے، میں نے کہا واللہ ہرگز نہیں۔ اس نے کہا کیا وہ محتاج و فقیر ہے، میں نے کہا نہیں وہ تو بڑا مالدار آدمی ہے، اس نے دریافت کیا، اس کی عمر کہاں تک پہونچی ہے۔ میں نے کہا ستر کے قریب ہے۔ اس نے کہا تو پھر عمر اور مالداری نے اس کو نااہل کر دیا اور معیوب بنا دیا۔ میں نے کہا واللہ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ یہی وہ چیزیں تو اس کے فضل و شرف کا موجب ہیں۔ اس نے کہا ہاں دنیاوی طور پر تو یوں ہی ہے۔

پھر تفصیل بیان کرتے ہوئے اس نے کہا، تو نے جب مجھے دیکھا کہ میں نصرانی عالم کے پاس گیا تو میں نے اس سے اس پیغمبر کے متعلق دریافت کیا، جس کا شدت سے انتظار کیا جا رہا ہے، تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ عرب سے ہوں گے۔ اور اس گھر کے پڑوس سے ہوں گے جس کی عرب حج و زیارت کرتے ہیں۔

میں نے کہا ہمارے یہاں ہی وہ گھر ہے ، جس کا حج کیا جاتا ہے ، تو اس نے کہا وہ ہستی تمہاری برادری اور پڑوسی قوم قریش سے ہے نہ کہ تم سے ، تو مجھے وہ غم واندوہ لاحق ہوا ، جو کبھی نہیں ہوا تھا کیونکہ میرے ہاتھ سے دنیا و آخرت کی کامیابی نکل گئی کیونکہ یہ امید کر رہا تھا کہ میں ہی وہ نبی ہوں گا۔

ابو سفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پھر اس ہستی کے صفات کو بیان کرو ، اس نے کہا کہ وہ بوقت اعلان نبوت ، جوانی ڈھلتی عمر والے ہوں گے ۔ ابتدائی حالت ان کی یہ ہوگی کہ بداعمالیوں اور ظلم وتعدی سے گریز کرنے والے ہوں گے ، صلہ رحمی خود بھی کریں گے اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیں گے ۔ وہ ننھیال کی طرف سے بھی عظیم المرتبت ہوں گے اور آباء واجداد کی طرف سے بھی ۔ اپنی قوم میں انتہائی عزت وعظمت کے مالک ، ان کے لشکر میں عام طور پر ملائکہ ہوں گے ۔ میں نے پوچھا ان کی علامت ظہور کیا ہے ۔

اس نے بتلایا کہ سرزمین شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد سے اب تک اسی زلزلے آئے ہیں ۔ اور ہر ایک میں عظیم ابتلاء وآزمائش تھی اور ابھی ایک ایسا زلزلہ باقی ہے جو سارے شام کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا ۔ اس کے بعد اس نبی کا ظہور ہوگا ۔

میں نے کہا جو کچھ تو نے بیان کیا ۔ یہ تو بالکل غلط اور باطل ہے ۔ اگر اللہ کوئی نبی بھیجتا ہے تو لامحالہ عمر رسیدہ اور شریف آدمی کو بھیجے گا ۔ امیہ نے کہا ، جس ذات اقدس کی قسم کھائی جاتی ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں ، میں نے جو کچھ کہا ہے وہ حقیقت ہے ۔

ہم وہاں سے چلے ، حتیٰ کہ جب مکہ شریف اور ہماری قیام گاہ میں صرف دو دن کی مسافت تھی ۔ ہمیں پیچھے سے ایک سوار آملا ، اس نے یہ خبر دی کہ تمہارے آنے کے بعد شام کو ایک عظیم زلزلے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور اہل شام کو تباہ کر دیا ۔ اور انھیں عظیم مصائب میں مبتلا کر دیا ۔

امیہ بولا اے ابو سفیان کیا خیال ہے ، میری بات درست ہے یا نہیں ، میں نے کہا بخدا میرا گمان بھی یہی ہے ، کہ تیرے عالم نے تجھے صحیح اطلاع دی ہے ۔

مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد چند روز قیام کیا اور میں پھر تجارت کے لئے حبشہ چلا گیا پانچ ماہ وہاں قیام کیا

واپس ہوا تو لوگ مجھ سے ملنے اور دعا و سلام کرنے آئے، اور سب سے آخر میں محمدؐ تشریف لائے اس وقت میری بیوی ہندہ اپنے بچوں کو کھیل کود میں مصروف رکھے ہوئے تھی۔ آپ نے سلام کیا۔ خوش آمدید کہا اور مجھ سے سفر اور واپسی کی تفصیلات دریافت کی۔ اور پھر تشریف لے گئے، میں نے دل میں سوچا، یہ جوان بھی عجیب ہے، قریش کے ہر فرد کا سامان تجارت میرے پاس تھا۔ ان سب نے ان کے متعلق اور قیمت فروخت کے متعلق دریافت کیا اور ان کا سامان بھی میرے پاس تھا۔ اور یہ ان سے زیادہ مالدار بھی نہیں ہے۔ مگر انھوں نے اس کے متعلق بات ہی نہیں کی۔

ہندہ بولی تمہیں ان کی شان معلوم نہیں ہے۔ میں نے گھبرا کر پوچھا اس کی شان کیا ہے۔ اس نے کہا، وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، پھر مجھے نصاریٰ کی بات یاد آگئی اور میں غمگین ہوگیا۔ مکہ مکرمہ سے نکلا اور طائف پہونچا، امیہ سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ نصاریٰ والی بات یاد ہے۔ بولا ہاں یاد ہے میں نے کہا پھر تو وہ پوری ہوگئی، اس نے پوچھا وہ کون ہیں، میں نے جواب دیا وہ محمد بن عبداللہ ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی اس کو پسینہ چھوٹ گیا۔ میں نے کہا کہ اس ہستی کی شان و صفت تو وہی ہے۔ جو تجھ کو معلوم ہو چکیں۔ تو پھر ان سے دور کیوں ہے۔

اس نے کہا کہ میں ثقیف کے علاوہ کسی قوم میں پیدا ہونے والے رسول کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں، امام ترمذی اور دوسرے لوگوں نے بحیرہ راہب کا قصہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ ابو طالب قریش کے چند لوگوں کے ساتھ شام کی طرف تجارت کے لئے نکلے، آپ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے، جب وہ راہب کے قریب پہونچ گئے، تو اپنے کجاؤں سے اترنے لگے، وہ راہب اپنے عبادت خانہ سے ان کی طرف نکل کر آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے ان کی آمد پر کبھی بھی اس طرح نہیں نکلتا تھا۔ اور نہ متوجہ ہوتا تھا، وہ اپنے کجاؤں سے اترہے تھے۔ اور وہ ان کے درمیان آکر لوگوں کو غور سے دیکھ رہا تھا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا یہ سید العالمین ہیں، یہ رسول رب العالمین ہیں، ان کو اللہ تعالےٰ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ یہ سن کر قریش کے